فتنہ انکار حدیث کے رد میں برصغیر کے دینی رسائل و جرائد کی خدمات کا جائزہ

ڈاکٹر محمد عبداللہ ☆

حجیت حدیث کے اہم موضوع پر برصغیر میں بیسیوں کتب لکھی گئیں جن میں منکرین حدیث کے حدیث رسول ﷺ کے بارے میں من گھڑت شبہات' حدیث کے بارے میں بے بنیاد اعتراضات اور حدیث کی شرعی حیثیت کو مشکوک بنانے کے اقدامات کو پر زور علمی تحقیق اور مستند دلائل سے غلط اور باطل ثابت کیا گیا ہے۔ حدیث کی حقانیت پر انتہائی مدلل موثر اور تفصیلی مواد کی حامل یہ کتب انکار حدیث کے فتنے کے کماحقہ تدارک کے لیے کافی ہیں' تاہم اس فتنے کے مقابلہ اور ابطال کے لیے تصنیفی و تالیفی کاوشوں کے ساتھ ساتھ برصغیر کے دینی رسائل و جرائد نے بھی اہم کردار ادا کیا چنانچہ منکرین حدیث کی انفرادی و اجتماعی بے راہرویوں اور موشگافیوں کی تردید کے لیے اہل علم و قلم کے سینکڑوں مقالے اور مضامین وقتاً فوقتاً" مختلف دینی رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہے۔ ان سب کا احاطہ کرنا تو محال بلکہ ناممکن ہے' البتہ انکار حدیث کے انتہائی خطرناک فتنہ کے سدباب اور مسلمانوں کو اس کے مضر اثرات سے بچانے کے لیے برصغیر کے بعض دینی رسائل و جرائد نے حجیت حدیث پر جو خصوصی شمارے شائع کئے ان میں سے قابل ذکر شماروں کے تعارف اور ان پر تبصرہ کے علاوہ مختلف دینی رسائل و جرائد میں حجیت حدیث پر جو گرانقدر مضامین چھپے' ان کی تفصیل پیش کی جا رہی ہے۔

ہفتہ وار "الہلال" کلکتہ (انڈیا)

مرتب = مولانا ابوالکلام آزاد مقام اشاعت = کلکتہ' مکلارڈ سٹریٹ' تاریخ اشاعت = مئی ۱۳-۲۰- ۱۹۱۴ء

مولانا ابوالکلام آزاد کی علمی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ دینی موضوعات پر ان کا تحقیق

☆ لیکچرار شعبہ عربی و علوم اسلامیہ- گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان

کام انتہائی وسیع ہے۔ دینی قدروں کے فروغ میں ہندوستان کے جرائد میں "الہلال" کا اہم کردار ہے۔ مولانا آزاد نے مختلف موضوعات پر الہلال میں انتہائی اہم اور تفصیلی مضامین لکھے جن میں حجیت حدیث پر ان کا زیر تبصرہ مضمون عالمانہ اور محققانہ نوعیت کا ہے۔ غلام سرور شاہ نامی شخص کے خط میں اٹھائے گئے بعض نکات کے جواب میں حدیث کی حقانیت پر مولانا کے اشاعت ہذا میں شائع ہونے والے لاجواب مضمون سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ مخالفین اسلام مختلف کتب سے حوالے پیش کرنے کے بعد فرامین رسول ﷺ پر بے جا اعتراضات کرکے انہیں مشکوک بنا کر سادہ لوح مسلمانوں کے متوحش ہونے کے اسباب پیدا کر رہے ہیں۔ معترضین کے فتنہ سے مرعوب ہو کر بعض سطحی علم رکھنے والے احادیث کے انکار کی طرف مائل ہونے لگے اور معترضین پر واضح کر دیا کہ ایسے اعتراضات کے جواب کے ہم ذمہ دار نہیں اس فتنے کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے مولانا آزاد لکھتے ہیں :

(اصل یہ ہے کہ یہ تمام نتائج جہل و بے خبری کے ہیں اور وہ بے خبری ہمارے مخالفین اور ہمارے نئے حماۃ و مصلحین دونوں کے حصے میں آئی ہے۔ ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم معترضین کو بتا دیں کہ قرآن کریم کے بعد ہمارے لیے حجت و دلیل کون کون سے مصادر علم و اعتماد ہو سکتے ہیں' نیز یہ کہ کیا کسی روایت کا کسی کتاب میں درج ہونا اس کے لیے کافی ہے کہ وہ مسلمانوں کے لیے حجت ہوسکے اور اس بارے میں آئمہ سلف نے کچھ اصول مقرر کئے ہیں یا نہیں؟(۱)

معترضین' فن حدیث سے بھی ناواقف ہیں اور حدیث کو مشکوک بنانے کے لیے مختلف کتب سے اپنے مطلب کا مواد ڈھونڈ لاتے ہیں' حالانکہ احادیث کو سمجھنے کے لیے متعلقہ فن اور حدیث سے متعلقہ علوم سے آگاہی ضروری ہے لہٰذا ان اعتراضات کے جواب کے لیے مسلمانوں کے لیے حل پیش کرتے ہوئے مولانا لکھتے ہیں :

(پس ضرور ہے کہ جس حدیث سے ہمارے سامنے استدلال کیا جائے اس کی صحت اصول و قواعد مقررہ فن اور علوم متعلقہ حدیث سے ثابت بھی کر دی جائے اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہمارے لیے کسی طرح بھی دلیل و حجت نہیں ہوسکتی۔ (۲)

مولانا آزاد نے مضمون ہذا میں اس امر پر زور دیا ہے کہ فن حدیث کے طبقات و مدارج اور محدثین کے طریق جمع و اخذ پر لوگوں کو توجہ دینی چاہیے۔ حدیث پر اعتراضات کا دفاع کرتے ہوئے مضمون میں واضح کر دیا گیا ہے کہ محققین فن حدیث نے ہمیشہ اپنی تصانیف میں

جمع کردہ احادیث کو اس وقت قبول کیا جب وہ مقررہ اصولوں کے مطابق جانچ لی گئیں۔ مختلف محدثین کے حدیث کے قبول کرنے کے بارے میں احتیاط کی مثالیں پیش کرتے ہوئے حدیث کی حجیت کے مستند دلائل مضمون ہذا میں پیش گئے ہیں۔

ماہنامہ ''معارف'' اعظم گڑھ (انڈیا)

مقام اشاعت= اعظم گڑھ دارالمصنفین

برصغیر کے دینی رسائل و جرائد میں مختلف موضوعات پر ہندو پاک کے مقتدر دینی سکالرز کے محققانہ اور فاضلانہ مضامین کی اشاعت کے حوالے سے ماہنامہ معارف امتیازی شان کا حامل جریدہ ہے۔ برصغیر میں انکار حدیث کے فتنے کے ابھرنے کے ساتھ ہی دیگر رسائل و جرائد کے طرح معارف بھی انکار حدیث کے فتنہ کے اسباب واضح کرنے کے علاوہ منکرین حدیث کے شبہات پیش کرکے ان شبہات کو شرعی اور عقلی طور پر باطل ثابت کرنے اور حجیت حدیث پر علمی و تحقیقی مضامین شائع کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہا۔ اگرچہ حجیت حدیث پر معارف نے علیحدہ سے کوئی خصوصی نمبر نہیں نکالا تاہم اس کے مختلف شماروں میں مختلف اوقات میں اس اہم موضوع پر شائع ہونے والے مضامین نے نہ صرف اس کمی کو دور کر دیا ہے بلکہ اس فتنہ کو باطل ثابت کرنے کے لیے وقت کے تقاضوں کے مطابق بیش بہا علمی مواد فراہم کیا ہے۔

ماہ اگست ۱۹۲۹ء کے معارف کے شمارے میں ''سنت'' کے عنوان سے سید سلیمان ندوی کا ایک اہم مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں اس اہم امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ بعض لوگ مذہبی تحقیقات کا شوق رکھتے ہیں اور کامل تحقیق سے پہلے اپنے غور و فکر کے نتائج کو عام مسلمانوں کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ جس سے شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں اس سلسلے میں احادیث کے بارے میں پائے جانے والے بعض شکوک و شبہات کے ازالے کے لیے فاضل مضمون نگار نے مقالہ ہذا میں دلائل و براہین سے دین میں حدیث کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ دیگر مستند دلائل کے علاوہ بات کو سمجھانے کے لیے عقلی دلائل کو بھی بروئے کار لایا گیا ہے۔ چنانچہ اصول فہم قرآن کے تحت لکھتے ہیں:

(کیا جس طرح آج آپ کو قرآن پاک کی آیتوں کے نزول کے ماحول سے سینکڑوں برس کی دوری کے باوجود ان کے متعلق بیسیوں نکتہ آفرینیوں کا حق حاصل ہے کیا یہ حق ازخود اس کو حاصل نہ تھا جس پر یہ قرآن اترا۔ اور جس کو اس کی تبیین اور تشریح کا حکم تھا۔ (۳)

معارف کے مئی و جون ۱۹۳۳ء کے شماروں میں دو اقساط میں "انکار حدیث" کے عنوان سے مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی کا افادیت کے اعتبار سے نہایت اہم مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک جماعت میں مذہب کی قیود سے آزاد ہونے کے لیے حدیث و سنت کے انکار کی وبا پھیل گئی ہے اور آزاد پسند طبائع کی طرف سے حدیث و سنت کی صحت سے انکار کا مقصود مذہب کی گرفت کو ڈھیلا کرنا ہے۔ انکار حدیث کے اس فتنے کے نہایت خطرناک پہلو کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مولانا نے واضح کیا ہے کہ منکرین صرف حدیث کا انکار ہی نہیں کرتے بلکہ ناقابل حجت ہونے کے ثبوت میں حدیث و سنت ہی سے دلائل قائم کرتے ہیں۔ حالانکہ علوم سے بے خبر اور عربی زبان سے ناواقف ہیں اور حدیث و سنت کے خلاف شکوک و شبہات پیش کر رہے ہیں مثلاً حضور ﷺ نے کتابت حدیث سے منع فرمایا تھا۔ خلفا احادیث کو قابل حجت نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ احادیث کی روایت سے منع کرتے تھے اور احادیث کی تدوین حضور ﷺ کے کئی صدی بعد کی گئی وغیرہ وغیرہ۔ مضمون نگار کے نزدیک یہ تمام اعتراضات معترضین کی کوتاہ نظری، قرآن، حدیث، رجال اور تاریخ اسلام سے ناواقفیت اور منصب نبوت کی مرتبہ ناشناسی کا ثبوت ہیں۔ ان اعتراضات کے ازالہ اور تردید کے لیے مضمون میں رسول اللہ ﷺ کے منصب اور ان کی حیثیت کو قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ منکرین کا یہ شبہ کہ حضور ﷺ نے کتابت حدیث سے منع فرمایا کے رد میں مضمون نگار نے اس حقیقت کو آشکارا کیا ہے کہ کتابت حدیث کی ممانعت وقتی تھی، دائمی نہیں تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حدیث کو روایت کرنے سے منع کرنے کے شبہ کے جواب میں دلیل سے یہ سمجھایا گیا ہے کہ اسی قسم کی تمام روایات درست بھی نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ دونوں خلفا نے حضور ﷺ کے بعد اپنے اپنے دور حکومت میں احادیث کی روشنی میں بہت سے فیصلے کیے۔ منکرین حدیث کا انکار حدیث کے سلسلے میں یہ بھی دعویٰ ہے کہ کتب حدیث دو ڈھائی سو سال بعد لکھی گئیں۔ زیر نظر مضمون میں مثالیں دے کر یہ امر ثابت کیا گیا ہے کہ عہد نبوی ﷺ عہد خلفائے راشدین اور عہد بنو امیہ میں احادیث کے مجموعے مرتب کیے گئے تھے۔ مضمون میں تدوین حدیث کی تاریخ کی تفصیل بیان کرنے سے موقف مضبوطی سے پیش کرنے میں مدد ملی ہے۔ حجیت حدیث کے دلائل پیش کرتے ہوئے فاضل مضمون نگار لکھتے ہیں:

(جس چیز پر آنحضرت ﷺ کی دو سالہ مدنی زندگی میں ہزاروں صحابہ پھر خلافت راشدہ

کے اسی سالہ دور میں ہزاروں صحابہ لاکھوں تابعین پھر بنی امیہ کے صد سالہ دور میں سینکڑوں ائمہ اسلام' لاکھوں تابعی اور تبع تابعی اور کروڑوں مسلمان بلا اختلاف پابندی کے ساتھ عمل کرتے چلے آئے ہیں اور آج تک وہ عمل جاری ہے اس کو نا واجب الطاعة اور نا واجب العمل کس طرح کہہ سکتے ہیں۔)(۴)

شاہ معین الدین احمد ندوی کا یہ مضمون حجیت حدیث کے دلائل کے لحاظ سے ایک منفرد مقام رکھتا ہے جس میں نہایت عالمانہ محققانہ و فاضلانہ انداز میں منکرین حدیث کے دعوؤں کا توڑ پیش کیا گیا ہے۔ مضمون تفصیلی ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی موثر اور مدلل ہے اور وقت کے تقاضوں کے مطابق منکرین حدیث اور ان کے پیروکاروں پر ایک کاری ضرب ہے۔ زیر بحث موضوع پر ماہنامہ معارف کے ماہ نومبر ۱۹۳۴ء کے شمارے میں مولانا عبدالسلام ندوی کا مقالہ بعنوان "کیا علم حدیث پر سلطنت کا اثر پڑا ہے" مدلل اور موثر مواد کا حامل ہے' مقالہ ہذا کے لکھنے کا سبب مستشرقین یورپ کا یہ اعتراض تھا کہ علم حدیث کی تدوین و اشاعت خلفائے بنو امیہ اور خلفائے عباسیہ کے زمانے میں ہوئی اور بعض آئمہ حدیث مثلاً امام زہری خلفائے بنو امیہ کے ہاں آمد و رفت رکھتے تھے' چنانچہ روایت حدیث پر ان خلفا کا سیاسی اثر پڑا ہے۔ مقالہ نگار نے اس اعتراض کو رد کرتے ہوئے دیگر دلائل کے ساتھ ساتھ یہ دلیل پیش کی ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو خلفائے بنو امیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مثالب اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب اور خلفائے عباسیہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مثالب اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مناقب میں احادیث کے انبار لگوا دیتے لیکن احادیث کے تمام ذخیرے میں اس قسم کی روایتیں موجود نہیں ہیں۔ مقالہ میں مختلف مثالیں اور دلائل پیش کرکے اس تاثر کو زائل کر دیا گیا ہے کہ علم حدیث میں حکمرانوں کے اثر کو قبول کیا گیا تھا۔

ماہ اپریل' مئی اور جون ۱۹۴۱ء کے معارف کے شماروں میں تدوین حدیث کے عنوان سے تین اقساط میں مولانا مناظر احسن گیلانی کا مضمون چھپا ہے۔ جو دراصل موصوف کا وہ مقالہ ہے جو نائب امیر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد کی فرمائش پر بطور توسیعی لیکچر پڑھا گیا تھا۔ منکرین حدیث کی طرف سے حدیث پر کئے جانے والے شکوک و شبہات کے جواب میں یہ مضمون تحقیق و افادہ کے لحاظ سے نہایت اہم ہونے کی وجہ سے معارف میں شائع کیا گیا ہے۔

"کتابت احادیث عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں" کے عنوان سے جناب خلیق نقوی کا ایک مضمون مارچ ۱۹۵۱ء کے ماہنامہ معارف میں چھپا ہے' جو ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی کے انگریزی زبان

میں مضمون کا ترجمہ ہے جس میں حضور ﷺ کے عہد میں کتابت حدیث کے واقعات کو وضاحت سے بیان کرکے اس پروپیگنڈے کی نفی کر دی گئی ہے کہ احادیث حضور ﷺ سے ڈھائی سو برس بعد لکھی گئیں اور حضور ﷺ نے احادیث کے لکھنے سے منع فرمایا تھا۔

ماہنامہ "برہان" دھلی (انڈیا)

مرتب = سعید احمد اکبر آبادی مقام اشاعت = دھلی

ہند کے دینی رسائل و جرائد میں ماہنامہ "برہان" دھلی کا ایک مسلمہ مقام ہے، دیگر اہم موضوعات کی طرح حدیث، اصول حدیث اور اس سے منسلک دیگر موضوعات پر وسیع تحقیقی و علمی کام کا حامل اہم جریدہ ہے۔ اگست ۱۹۳۹ء کے شمارے میں تدوین حدیث پر سعید احمد اکبر آبادی کا نہایت جامع مدلل اور دلنشین مضمون شائع ہوا ہے۔ جنوری تا اپریل ۱۹۴۸ء اور مارچ ۱۹۵۰ء تا اکتوبر ۱۹۵۱ء کے شماروں میں تدوین حدیث کے موضوع پر مناظر احسن گیلانی کا ایک وسیع مقالہ قسط وار شائع ہوا ہے۔ مزید برآں تدوین حدیث کے ساتھ ملتے جلتے موضوع یعنی تدوین حدیث کا ماحول کے عنوان سے دسمبر ۱۹۴۸ء تا جون ۱۹۴۹ء کے شماروں میں مولانا مناظر احسن کا اہم مضمون بھی قسط وار شائع ہوا ہے۔ ان مضامین کا مواد منکرین حدیث کی طرف سے حدیث کی تدوین پر کئے جانے والے اعتراضات کی نفی کے علاوہ دلائل سے ان کے دعوے کو جھٹلاتا ہے۔

ستمبر ۱۹۵۰ء کے برہان کے شمارے میں "عظمت حدیث" کے عنوان سے جناب پروفیسر ضیاء احمد بدایونی کا انتہائی اہم مضمون شائع ہوا ہے جو اپنی افادیت کے لحاظ سے منفرد مقام رکھتا ہے۔ مضمون نگار نے قرآن اور حدیث کے تعلق کو مثالوں سے بیان کیا ہے اور قرآن فہمی کے لیے حدیث کی ضرورت کو واضح کیا ہے۔ واقعات بیان کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ حدیث کے بغیر قرآن کے احکامات کو سمجھنا محال ہے۔ حدیث کی تدوین کے سلسلے میں روایت کے ساتھ درایت کے اصول کو بیان کرکے منکرین حدیث کے دعوؤں کو جھٹلایا ہے۔ تدوین حدیث کے مختلف مراحل کو بیان کرکے حدیث کے حجت شرعی ہونے کو ثابت کیا ہے۔ قرآنی آیات سے حدیث کی حجیت اور اہمیت کے بارے میں استدلال کیا ہے۔ لفظ حکمت جس سے مراد سنت رسول ﷺ ہے کی وضاحت بھی پیش کی گئی ہے۔ حجیت حدیث پر دلیل دیتے ہوئے مضمون نگار لکھتے ہیں:

(اس امر کو اس پہلو سے دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ جو پیغمبر پر کتاب نازل کر سکتا تھا کیا اس پر قادر نہ تھا کہ پیغمبر کی وساطت کے بغیر مخلوق کے درمیان کتاب بھیج دیتا تاکہ لوگ اس میں دیکھ دیکھ کر اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتے بلکہ یہ صورت عجوبہ پرست لوگوں کو اور زیادہ ساکت کر دیتی ان کو تو یہی اعتراض تھا کہ ہمیں جیسے انسان کو وحی سے کیوں مشرف کیا گیا ہے' تاہم خدا نے ایک رسولؐ کو بھی مبعوث کیا تاکہ وہ اس الٰہی تعلیم کا صحیح و کامل نمونہ بنا کر خود کو دنیا کے سامنے پیش کرے۔)(۵)

برہان میں شائع ہونے والا یہ علمی و تحقیقی مضمون جہاں حدیث کی عظمت' حجیت' حقانیت اور ماخذ شریعت ہونے کے پرزور تفصیلی دلائل پر مبنی ہے۔ وہاں منکرین حدیث کے من گھڑت اور بے بنیاد اعتراضات کی انتہائی موثر تردید ہے۔

ماہنامہ "صحیفہ اہل حدیث" کراچی "حدیث نمبر"

سال طباعت = جمادی الثانی تا رمضان ۱۳۷۱ھ بمطابق مارچ تا جون ۱۹۵۲ء

فتنہ انکار حدیث کے رد اور حجیت حدیث کے موضوع پر مختلف جرائد کے خصوصی شماروں میں "صحیفہ اہل حدیث" کا "حدیث نمبر" اس موضوع پر ایک نہایت اہم اور قیمتی دستاویز ہے۔ حجیت حدیث کے دلائل پر مبنی برصغیر کے شاید ہی کسی جریدے کے ایک نمبر میں اتنے زیادہ مضامین اور علمی مواد اکٹھا موجود ہو جو اس حدیث نمبر میں موجود ہے۔ یہ نمبر منکرین حدیث کے اعتراضات کی تفصیل' اعتراضات کے جوابات' ضرورت حدیث' جمع و تدوین حدیث اور حجیت حدیث کے اہم موضوعات پر برصغیر کے چوٹی کے علماء اور سکالرز کے ساتھ علمی و تحقیقی مضامین کا حامل ہے۔

اس خصوصی نمبر میں شائع ہونے والے تمام مضامین اپنے اپنے مقام پر انتہائی اہمیت کے حامل ہیں' تاہم درج ذیل مضامین علمی' اساسی اور تحقیقی معلومات رکھتے ہیں:

حدیث نبوی ﷺ کی عظمت۔ مولانا محب السنہ عبدالحق محمدی۔

حجیت حدیث کا مہر نیمروز۔ مولانا محمد صادق سیالکوٹی۔

حدیث شریف کا مقام حجیت۔ مولانا محمد اسماعیل۔

انکار حدیث کی خشت اول۔ مولانا حکیم نور الدین اجمیری۔

حدیث اور اس کی ضرورت۔ مولانا عبدالسلام جھنگوی۔

حدیث نبوی ﷺ سے اعراض صریحی بے ایمانی ہے۔ مولانا عبداللہ عقیل لکھنؤ۔
انکار حدیث دین سے گلو خلاصی کا چور دروازہ ہے۔ مولانا احتشام الحق تھانوی۔
انکار حدیث درحقیقت انکار قرآن کی منافقانہ صورت ہے۔ مفتی محمد شفیع۔
احتجاج بالحدیث۔ مولانا عبداللہ روپڑی۔
احادیث رسول ﷺ قرآن کی روشنی میں۔ مولانا عبدالحمید ارشد۔
حدیث بھی حجت شرعی ہے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری۔
احادیث طیبہ سر اور آنکھوں پر۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔
منکرین حدیث بالخصوص عبداللہ چکڑالوی اور اسلم جیراج پوری کی حدیث کے بارے میں پھیلائی ہوئی خرافات کے عروج کے زمانے میں انکار حدیث کے فتنے کے رد میں علمی و تحقیق میدان میں حدیث نمبر کے مضامین کی حیثیت مسلمہ ہے اس کے مکمل مطالعے سے اس فتنے کی تاریخ پس منظر' اسباب اور منکرین حدیث کے شبہات و اعتراضات کی مکمل روئداد سامنے آ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ان اعتراضات کی حقیقت اور ان کا قرآن' حدیث اور عقل کی روشنی میں رد اور دین میں حدیث کی ضرورت اور حجیت کی مکمل و مدلل تفصیل فراہم ہوتی ہے۔ فتنہ انکار حدیث کے موثر رد کے علاوہ علم حدیث کو سمجھنے اور اس پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے یہ نمبر رہنمائی کا اہم ذریعہ بھی ہے۔

پندرہ روزہ "الحسنات" رام پور یوپی (انڈیا) "حدیث نمبر"

مدیر = ابو سلیم محمد عبدالحیٔ سال طباعت = جنوری و فروری ۱۹۵۴ء

حدیث رسول ﷺ پر اس خصوصی نمبر کی اشاعت کا مقصود بیان کرتے ہوئے مدیر لکھتے ہیں۔

(ہم نے کوشش کی ہے کہ حدیث نمبر پڑھنے والوں پر احادیث رسول ﷺ کی اہمیت کو اچھی طرح واضح کر سکیں اور یہ ذہن نشین کرا سکیں کہ احادیث سے بے نیازی دراصل کتنی بڑی محرومی ہے)(۶)

حدیث نمبر' حدیث کی ضرورت' اہمیت اور حجیت کے بارے میں علماء و محققین کے اہم مضامین پر مشتمل ہے۔ رسول ﷺ اور سنت رسول ﷺ کی عظمت کے بارے میں مختلف نظمیں بھی رسالہ میں شائع کی گئی ہیں۔ "احادیث کی دین میں اہمیت" کے عنوان سے

مولانا ابوبکر اصلاحی صحابہ اور سنت رسول ﷺ "اتباع سنت کا صحیح مفہوم" "اطاعت رسول ﷺ کی اہمیت" رسول ﷺ ہر حال میں رسول ﷺ ہوتا ہے۔ دین میں رسول ﷺ کا مقام۔ کے موضوعات پر مدیر رسالہ "فن حدیث کی اصطلاحیں" کے عنوان پر مولانا شمس الدین پیر زادہ' "تدوین حدیث" پر مولانا محمد سلیمان قاسمی اور "کیا ہر ظنی بات کو رد کر دینا چاہیے" کے عنوان پر مولوی شاہ محمد اسعد کے فکر انگیز اہم معلومات پر مبنی اور بصیرت افروز مضامین انتہائی اہمیت رکھتے ہیں۔ نعیم صدیقی کا ایک مختصر مضمون "خالص قرآنی نظام" کے موضوع پر ہے جس میں منکرین حدیث کے باطل نظریات کی تصویر کو سوال و جواب کی شکل میں طنز کے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ "رسول ﷺ کی حیثیت" کے عنوان سے مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کا مختصر اور جامع مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔ یہ تمام مضامین اپنے اپنے عنوانات کے اعتبار سے حدیث کے مقام اور اہمیت کو واضح کرتے ہیں تاہم مدیر رسالہ کے مضامین تعداد میں زیادہ بھی ہیں اور مدلل بھی ہیں۔ "اطاعت رسول ﷺ کی اہمیت" کے موضوع پر دلائل دیتے ہوئے مدیر رسالہ اپنے مضمون میں رقم طراز ہیں۔

"جب اللہ تعالیٰ نے قرآنی آیات میں صاف صاف اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے تو پھر یہ کیسے مانا جاسکتا ہے کہ ان آیات کا حکم صرف اسی وقت تک کے لیے تھا اور اب ہم اس حکم کے مخاطب نہیں ہیں۔ حالانکہ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ قرآن پاک کے تمام احکامات قیامت تک کے لیے تمام مسلمانوں کے واسطے ویسے ہی قابل اطاعت ہیں جیسے کہ وہ ان مسلمانوں کے لیے تھے جن کے سامنے قرآن نازل ہو رہا تھا۔"

خصوصی نمبر کے مضامین میں زبان عام فہم' سادہ اسلوب بیان اور مدلل مواد موجود ہے نیز حدیث کی حجیت ثابت کرنے کے لیے تمام پہلوؤں پر حاوی مضامین شائع کیے گئے ہیں چونکہ اس وقت انکار سنت کے فتنے کا چرچا ہو رہا تھا۔ چنانچہ حجیت حدیث پر دیگر لٹریچر کے ساتھ ساتھ یہ خصوصی نمبر بھی منکرین سنت کے شبہات و اعتراضات کے رد اور ازالہ کا باعث بنا۔

ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور "حدیث نمبر"

مرتب = مولانا محمد داؤد غزنوی تاریخ اشاعت = ۱۷ فروری ۱۹۵۶ء

دین کے خلاف دیگر فتنوں کی طرح انکار حدیث کے فتنے کی مدافعت کے لیے مشہور دینی جریدہ "الاعتصام" عصر حاضر کے دیگر رسائل و جرائد سے پیچھے نہیں رہا اور فتنہ انکار حدیث

کے رد میں نہایت اہتمام کے ساتھ "حجیت حدیث نمبر" کے نام سے خصوصی نمبر شائع کیا ہے۔ اس خصوصی نمبر کی غرض و غایت اور اس کے مندرجات کے بارے میں مدیر کی رائے درج ذیل ہے۔

(ہم نے اس کو حجیت حدیث کے موضوع پر ہر ہر نوع کے مضامین سے مزین کرنے کی سعی کی ہے۔ اس مجموعہ میں فنی مضامین بھی ہیں۔ علمی و تحقیقی بھی ہیں اور تاریخی بھی۔ ان مضامین کی روشنی میں ہمیں امید ہے کہ مخالف و موافق صف میں سے اس کے مطالعہ سے کوئی صاحب بھی بے نیاز نہیں رہیں گے۔)(۷)

"حجیت حدیث نمبر" اٹھارہ علمی مقالات پر مشتمل ہے جن میں انکار حدیث کی سازش' حجیت حدیث اور سنت ہندوستان میں انکار حدیث کی تاریخ' حدیث کی تدوین و حفاظت' فتنہ کا عقلی و تاریخی تجزیہ' منکرین حدیث کے دلائل کا جائزہ' حدیث اور اصحاب حدیث کی فضیلت اور معتزلہ کے عنوانات پر مقالات بیش قدر اور نہایت اہم ہیں۔ "روح سنت" کے عنوان سے علامہ محمد اسد نے پر مغز مقالہ لکھا ہے۔ سنت رسول ﷺ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے علامہ موصوف لکھتے ہیں۔

(جہاں تک قرآن کا تعلق ہے اس کا نقطہ نظر اس سلسلے میں بالکل واضح ہے اور یہ کہ اس میں کسی غلط فہمی کے ابھرنے کا امکان ہی نہیں کہ اللہ کا بندہ جس کو نبی آخر الزمان قرار دیا گیا ہے اور جس کو تمام دنیا کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اس کے سوا کچھ اور ہی نہیں سکتا کہ صبح شام زندگی کے ہر ہر عمل میں اللہ کی وحی اس کے قلب و فکر کو روشنی بخشے اور یہ وحی و ہدایت کے ان انوار سے اس کے بندوں کے لیے اجالوں کا بندوبست کرے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ وضاحت صحیح ہے تو اس کا انکار یا اس کی تعلیمات کے بعض حصوں کا انکار بعینہ اللہ تعالیٰ کا انکار ہوا یا کم از کم اس کا یہ مطلب ہوا کہ اس کی عطا کردہ ہدایت کی قدر و قیمت گھٹا دی گئی ہے)۔(۸)

"حدیث نبوی ﷺ کی تدوین و حفاظت" کے موضوع پر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے عالمانہ اور فاضلانہ مقالہ میں صحیفہ ھمام بن منبہ کے تذکرہ کے علاوہ عہد نبوی ﷺ اور عہد صحابہ میں تدوین حدیث کے اہتمام کے مختلف واقعات بیان کیے گئے ہیں جمع و تدوین حدیث پر پروفیسر عبدالقیوم اور مولانا ہدایت اللہ ندوی کے مستند حوالوں سے آراستہ مقالہ جات جبکہ حجیت حدیث پر مولانا محمد حنیف ندوی اور مولانا ابو القاسم رفیق کے مقالے نہایت موثر اور دلنشین ہیں۔ فتنہ

انکار حدیث اور منکرین حدیث کے بارے میں مولانا محمد علی قصوری پروفیسر یوسف سلیم اور ملک ابو محمود ہدایت اللہ نے تاریخی حوالے پیش کرتے ہوئے اہم مقالے لکھے ہیں' مولانا محمد ادریس کاندھلوی کا مقالہ بعنوان ''منکرین حدیث کے دلائل حقائق کی روشنی میں ''نہایت گراں قدر ہے جس میں منکرین حدیث کے شبہات اور مغالطات کی تردید مستند حوالوں سے کی گئی ہے حجیت حدیث پر مدلل علمی بحث کے حامل اونچے پایہ کے مقالات کی اشاعت نے ''الاعتصام'' کے '' حجیت حدیث نمبر'' کی اہمیت دوچند کر دی ہے۔

ماہنامہ ''ترجمان القرآن'' لاہور ''منصب رسالت نمبر''

مدیر = مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی' تاریخ اشاعت = ستمبر ۱۹۶۱ء

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ وہ مختلف دینی موضوعات پر بیسیوں کتب کے مصنف ہیں ان کی زیر ادارت ماہنامہ ''ترجمان القرآن'' لاہور دینی موضوعات پر تحقیقی مضامین شائع کرنے کے حوالے سے ایک معیاری جریدہ تصور کیا جاتا ہے جس کے ''منصب رسالت ﷺ نمبر'' میں منصب نبوت ﷺ پر مستند دلائل کے علاوہ ڈاکٹر عبدالودود کی طرف سے سنت رسول ﷺ کے بارے میں پیش کیے گئے شبہات و اعتراضات کے جواب میں سنت ﷺ کی شرعی حیثیت پر علمی و تحقیقی بحث کی گئی ہے۔ ''منصب رسالت ﷺ نمبر'' کی یہ انفرادیت ہے کہ حدیث کے بارے میں منکرین حدیث کے قریباً تمام شبہات اور اعتراضات کا رد اور مدلل جواب اس نمبر میں موجود ہے۔ حجیت حدیث پر زور دار دلائل اور روانی زبان نے اس خصوصی نمبر کی اہمیت کو دو چند کر دیا ہے۔ ''منصب رسالت ﷺ نمبر'' کو ''سنت کی آئینی حیثیت'' کے نام سے کتابی صورت میں بھی شائع کیا جاچکا ہے۔

ہفت روزہ ''خدام الدین'' لاہور ''کتاب و حکمت نمبر''

تاریخ اشاعت = ۳ فروری ۱۹۶۷ء

ہفت روزہ خدام الدین لاہور پاکستان کے دینی رسائل و جرائد میں منفرد اور ممتاز مقام رکھتا ہے۔ خدام الدین کے مختلف خصوصی نمبروں میں ایک اہم نمبر ''کتاب و حکمت نمبر'' ہے جس کے مقاصد اداریہ میں یوں بیان کئے گئے ہیں۔

''ادارہ خدام الدین نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق حکمت یعنی سنت نبوی ﷺ کی

اہمیت اور کتاب اللہ سے اس کے ناقابل شکست ربط و تعلق کو واضح کرنے کے لیے یہ نمبر پیش کرنے کی سعی کی ہے)۔(۹)

حدیث رسول ﷺ کی اہمیت اور انکار حدیث کے نقصانات کی وضاحت کے لیے خدام الدین کا یہ خصوصی نمبر ہندو پاک کے معروف علماء کرام کے نہایت قیمتی اور تحقیقی مضامین پر مشتمل ہونے کی بناء پر انتہائی افادیت کا حامل ہے ان مضامین کے مندرجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

"حجیت حدیث" کے عنوان سے مضمون میں مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری نے فتنہ انکار حدیث کی کتاب و سنت سے مدلل تردید پیش کی ہے۔ اس ضمن میں مولانا موصوف نے فتنہ انکار حدیث کی نبوی ﷺ پیشین گوئی' لسان رسالت سے اس فتنہ کی تردید اور حدیث کے حجت شرعی ہونے کے موضوعات پر علمی و تحقیقی بحث کی ہے۔ مضمون نگار' منکرین حدیث کو منکرین رسالت ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ (تو جو لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کو حضور ﷺ کی ذاتی بات سمجھ کر رد کر دیتے ہیں وہ صرف حدیث ہی نہیں درحقیقت وہ منکر رسالت ہیں اگر حضور ﷺ کی رسالت کے سچے دل سے قائل ہوتے تو آپ کی احادیث کو آیات قرآنی کی طرح آنکھوں پر رکھتے)۔(۱۰)

مزید برآں مضمون میں اس امر کے مضبوط دلائل بھی دیے گئے ہیں کہ منکرین حدیث منکرین قرآن بھی ہیں۔ صحابہ کرام کے دل میں حدیث کی قدرو منزلت اور جمع حدیث کے لیے ان کی مساعی اور احتیاط کی تفصیل کے ساتھ ساتھ تدوین حدیث کی تاریخ مستند حوالوں سے بیان کی گئی ہے۔ تاکہ منکرین حدیث کے اس الزام کو جھٹلایا جاسکے کہ احادیث حضور ﷺ کے دو تین سو سال بعد لکھی گئی نیز قرآن و سنت کے باہمی ربط و تعلق کو مثالیں دے کر ثابت کیا گیا ہے۔ "نزول قرآن کا مقصد اور حاملین قرآن کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر مولانا سید ابوالحسن ندوی کا ایک بصیرت افروز مضمون اشاعت ہذا میں شامل ہے جس میں انہوں نے قرآن پاک میں بیان کئے گئے حضور ﷺ کے فرائض چہارگانہ کی تفصیل میں تعلیم کتاب و حکمت پر محققانہ بحث کی ہے۔ حدیث کو حجت شرعی ثابت کرنے کے لیے مولانا تقی الدین ندوی مظاہری نے "عرفان حکمت" کے عنوان سے اپنے مضمون میں دین میں حدیث کے مقام عام تاریخی ذخیروں سے فن حدیث کے امتیازات' صحابہ کرام کی تحصیل سنت کی کیفیات' طلب حدیث کے لیے صحابہ کی رحلت اور روایت حدیث میں صحابہ کے طرز عمل کے موضوعات پر اہم اور مستند

معلومات سپرد قلم کی ہیں۔ ''انکار حدیث کے نقصانات'' کے عنوان سے اپنے مضمون میں قاضی محمد زاہد الحسینی نے فتنہ انکار حدیث کو سب فتنوں سے زیادہ خطرناک قرار دیا ہے اور انکار حدیث کے مختلف نقصانات کی نشاندہی کی ہے مثلاً حدیث کے انکار سے قرآن کا انکار لازم آتا ہے سارا عالم اسلامی چودہ سو سال سے جو عمل کر رہا ہے وہ حدیث کے ذخیرہ سے ماخوذ ہے۔ حدیث کے انکار سے وہ سب کا سب غلط ہو جائے گا۔ دیگر مذاہب کے پیروکار اپنے مذاہب کی تعلیمات اور تہذیب کو محفوظ کرنے کی فکر میں ہیں جبکہ مسلمان کہلانے والوں میں سے ایک فرقہ اپنی ثقافت اور تہذیب کو غلط ثابت کر کے ملت اسلامیہ کے نقصان کا باعث بن رہا ہے۔ صرف اسلام کا ہی یہ دعویٰ ہے کہ اسلام ہر دور اور ہر قوم کے لیے دین کامل ہے۔ قران کریم تو صرف اصول کی کتاب ہے قرآن کی تشریحات حدیث میں موجود ہیں اگر حدیث کو خارج کر دیا جائے تو اسلام کے کامل ہونے کی کونسی دلیل ہمارے پاس رہ جائے گی۔ عبدالرحمٰن لدھیانوی نے اپنے مضمون ''کتاب و حکمت'' میں قرآن و حدیث کے باہمی تعلق کو بیان کرنے کے لیے قرآنی شواہد سے استدلال کیا ہے اور قرآنی احکامات کی روشنی میں سنت رسول ﷺ نیز حجیت و اطاعت رسول ﷺ کی اہمیت اجاگر کی ہے۔

ماہنامہ ''سیارہ ڈائجسٹ'' لاہور ''رسول نمبر'' جلد دوم

مدیر اعلیٰ = سید قاسم محمود تاریخ اشاعت = نومبر ۱۹۷۳ء

سیارہ ڈائجسٹ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے وقت کے تقاضوں کے مطابق مختلف خصوصی نمبر شائع کئے جن میں ''رسول ﷺ نمبر'' کو امتیازی شان حاصل ہے۔ سیرت رسول ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر چوٹی کے علماء کرام اور محققین سکالرز کے بلند پایہ مضامین سے مزین اس نمبر کو تمام حلقوں میں سراہا گیا اور اس کی خوب پذیرائی ہوئی۔ اس خصوصی نمبر کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اسوہ رسول ﷺ پر مختلف عنوانات کے تحت علمی مضامین کی اشاعت کے ساتھ ساتھ سنت نبوی ﷺ کے خلاف اعتراضات اور شبہات کی تردید پر مبنی تحقیقی مضامین بھی نمبر میں شامل ہیں۔ سنت نبوی ﷺ کو مشکوک بنانے اور اس بنیاد پر اس سے جان چھڑانے میں برصغیر کے منکرین حدیث پیش پیش رہے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے حدیث رسول ﷺ پر طرح طرح کے اعتراضات شروع کر دیئے۔ رسول ﷺ نمبر میں ''منکرین حدیث کے اعتراضات اور ان کا جواب'' کے

عنوان سے ملک غلام علی کے مضمون میں منکرین حدیث کے بارے میں تین بڑے بڑے اعتراضات کا ابطال کیا گیا ہے جو یہ ہیں:۔ نمبر۱۔ اگر حدیث کا دین میں کوئی مقام ہوتا تو پھر نبی اکرم ﷺ قرآن مجید کی طرح حدیث کے لکھوانے کا اہتمام بھی فرماتے۔ نمبر۲:۔ اگر حدیث بھی قرآن کی طرح ماخذ دین ہے تو پھر حدیث کا کوئی ایسا کامل اور جامع دفتر موجود ہونا چاہیے۔ جو پورے ذخیرہ حدیث پر حاوی ہو اور کوئی حدیث اس میں شامل ہونے سے نہ رہ گئی ہو۔ نمبر۳۔ حدیث کے مجموعے میں جو ہمارے ہاں متداول ہیں ان کی بہت سی احادیث کے صحیح یا غیر صحیح ہونے کا معاملہ مختلف فیہ ہے بعض احادیث ضعیف اور بعض موضوع ہیں۔ حالانکہ قرآن کے بارے میں اس طرح کا کوئی اختلاف نہیں۔

مضمون ھذا میں مذکورہ بالا تینوں اعتراضات کا علمی رد ملک غلام علی نے قرآن پاک کی آیات سے استدلال کے علاوہ عقلی اور تاریخی حوالہ جات سے پیش کیا ہے مذکورہ بالا دوسرے اعتراض کے جواب میں مضمون نگار کی طرف سے پیش کی گئی درج ذیل دلیل جہاں منکرین حدیث کے دعویٰ کا ابطال ہے وہاں مضمون کے علمی و تحقیقی ہونے کی عکاس بھی ہے۔

(حدیث و سنت کا جو موجود مدون ذخیرہ جس صورت میں ہمارے پاس موجود ہے کوئی صاحب علم و بصیرت اگر اس پورے ذخیرے کا جذبہ عقیدت کے ساتھ نہ سہی محض کھلے دل اور انصاف کی نظر سے مطالعہ کرے تو وہ اس کے ناقص و ناتمام ہونے کی شکایت کرنے کی بجائے اعتراف کرنے پر مجبور ہو جائے گا کہ دنیا میں کسی تاریخی شخصیت کے حالات اور اقوال و افعال اتنی باریک بینی، جزرسی، جامعیت و صحت کے ساتھ جمع و مرتب نہیں کئے جا سکے ہیں اور نہ کئے جا سکتے ہیں جس طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کئے گئے ہیں)(۱۱)

سیارہ ڈائجسٹ کے اس خصوصی نمبر میں "سنت نبوی ﷺ کی قانونی حیثیت" کے موضوع پر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے تحقیقی مضمون میں سنت رسول ﷺ کے مفہوم، دین میں اس کی حیثیت، سنت کس شکل میں موجود ہے اور سنت کے بارے میں اختلاف کی نوعیت کیا ہے۔ پر جامع اور علمی معلومات سے بھرپور بحث کی گئی ہے۔ جس سے سنت رسول ﷺ کے بارے میں پیدا کی گئی تشکیک کا ازالہ ہوا ہے۔ اس سلسلے میں ایک اہم دلیل دیتے ہوئے مولانا مودودی لکھتے ہیں:۔

بلاشبہ سنت کی تحقیق اور اس کے تعین میں بہت سے اختلافات ہوئے ہیں اور آئندہ بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن ایسے ہی اختلافات قرآن کے بہت سے ارشادات و احکام کے معنی تعین کرنے

میں بھی ہوئے ہیں اور ہو سکتے ہیں۔ ایسے اختلافات اگر قرآن کو چھوڑ دینے کے لئے دلیل نہیں بن سکتے تو سنت کو چھوڑنے کے لئے انہیں کیسے دلیل بنایا جا سکتا ہے۔)(۱۳)

مغربی مستشرقین نے اسلام کے بارے میں بدگمانی پیدا کرنے کے لئے کتاب و سنت کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے اس مقصد کے لئے زیادہ توجہ اس چیز پر دی گئی کہ حدیث نبوی ﷺ کی صحت پر سے اعتماد اٹھا دیا جائے۔ بدقسمتی سے برصغیر کے منکرین حدیث میں سے بعض نے مستشرقین کے اثر کو قبول کیا اور حدیث رسول ﷺ کو مشکوک بنانے پر تل گئے۔ "مستشرقین اور سنت نبوی ﷺ" کے عنوان سے رسول ﷺ نمبر میں عرفان غازی کا ایک اہم مضمون شائع کیا گیا ہے۔ جس کے مندرجات ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی کی تالیف "السنۃ و مکانتھا فی التشریع الاسلامی" سے ماخوذ ہیں۔ مستشرقین کے حدیث نبوی ﷺ کے بارے میں پھیلائے گئے منفی اور زہریلے پروپیگنڈے کی تردید کے لئے مضمون ھذا میں تدوین حدیث کی مختصر تاریخ حجیت حدیث کی دلیل کے اثبات میں پیش کی گئی ہے اور مستشرقین کی کم علمی اور جہالت کے تذکرے کے علاوہ ان کی اسلام دشمنی کے مختلف اسباب بھی بیان کئے گئے ہیں۔ سیارہ ڈائجسٹ کے رسول ﷺ نمبر میں حجیت حدیث پر شائع ہونے والے مذکورہ بالا تینوں مضامین نہ صرف بصیرت افروز ہیں بلکہ اہم علمی اضافہ ہیں۔

نقوش رسولؐ نمبر (جلد ششم)

مدیر = محمد طفیل تاریخ اشاعت = دسمبر ۱۹۸۳ء

لاہور سے شائع ہونے والے جریدے نقوش کے "رسول نمبر ﷺ" کی اہمیت محتاج بیان نہیں ہے جس میں پوری کوشش کی گئی ہے کہ ہر طریقے اور ہر زاویے سے حضورؐ کی سیرت کے تمام پہلوؤں پر تفصیلی علمی بحث کی جائے چنانچہ جلد ششم میں فن حدیث کے عنوان سے کتابت و تدوین حدیث کے موضوعات پر انتہائی مدلل اور مفید مضامین شائع کئے گئے ہیں جن سے منکرین حدیث کے حدیث کی جمع و تدوین پر اعتراضات کا ازالہ ہوا ہے اس سلسلے میں سید مناظر احسن گیلانی، عبدالغفار حسن، ضیاالدین اصلاحی اور خلیق نقوی کے مضامین انتہائی اہم ہیں سنت و حدیث اور ان کی تشریعی حیثیت پر مولانا محمد متین ہاشمی کا جامع مضمون مدلل منفرد اور افادیت کا حامل ہے۔

پندرہ روزہ "الھدیٰ" در بھنگہ (بہار) انڈیا "سنت نبویؐ نمبر"

مدیر= ڈاکٹر سید عبدالحفیظ سلفی، تاریخ اشاعت= یکم جنوری ۱۹۸۴ء

فتنہ انکار حدیث کے رد میں دینی رسائل و جرائد کے مقام رسالتؐ اور حدیث کی تشریعی حیثیت کی وضاحت کے لئے شائع ہونے والے خصوصی نمبروں میں ایک شمارہ پندرہ روزہ "الھدیٰ" در بھنگہ کا "سنت نبویؐ نمبر" ہے "رضائے الٰہی کے لئے اتباع سنت ﷺ ضروری ہے" کے عنوان سے سنت نبویؐ نمبر کی اہمیت اس امر سے واضح ہے کہ مضمون نگاروں میں مولانا ابوالحسن علی ندوی مولانا سعید الرحمٰن اعظمی، علامہ ناصرالدین البانی اور مولانا امانت اللہ سلفی جیسی علمی شخصیات شامل ہیں۔ حدیث رسول مقبولؐ کے بارے میں شائع ہونے والے مضامین کے عنوانات اس خصوصی نمبر کی اہمیت کا پتہ دے رہے ہیں۔ جن عنوانات پر قلم آرائی کی گئی ہے وہ یہ ہیں :- اسلام میں سنت کا مقام، اسلامی مزاج کی تشکیل میں سنت نبویؐ کا کردار، محبت رسولؐ کا معیار، منصب رسالتؐ اور احادیث، سنت نبویہ ﷺ کی تشریعی حیثیت، حجیت حدیث، سنت ذریعہ نجات، ایمان کی کسوٹی، وضع حدیث کا فتنہ، سنت نبویؐ ایک مکمل نظام حیات۔

حدیث رسولؐ کو حجت شرعی ثابت کرنے اور انکار حدیث کے فتنے کے ازالہ کے لئے قریباً تمام ضروری پہلوؤں پر دلائل سے بھرپور اور دلنشین تحریروں پر مشتمل مضامین "سنت نبویؐ نمبر" میں شامل ہیں۔ جس کی بنا پر یہ نمبر حجیت حدیث پر دلائل کے حوالے سے نہایت اہم ہے۔

سہ ماہی "منہاج" لاہور "مصادر شریعت نمبر" حصہ اول

مدیر= سید محمد متین ہاشمی، تاریخ اشاعت= جولائی= ۱۹۸۵ء

سید محمد متین ہاشمی مرحوم کا شمار نامور اصحاب قلم میں ہوتا ہے اسی طرح ان کی ادارت میں شائع ہونے والا علمی و تحقیقی مجلّہ "منہاج" بھی قابل قدر علمی مقام کا حامل ہے مولانا موصوف کی شبانہ روز کوششوں کی بدولت مختلف اہم موضوعات پر "منہاج" کے کئی تحقیقی نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں "مصادر شریعت نمبر" کا منفرد مقام ہے یہ نمبر تین شماروں پر مشتمل ہے پہلے شمارے میں شریعت اسلامیہ کے تین اہم مصادر قرآن، سنت اور اجماع پر محققین کے مقالات میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ ان مقالات میں ایک ایک مقالہ قرآن حکیم اور اجماع پر ہے جبکہ دو مقالات میں حدیث رسولؐ کے بارے میں تفصیل سے کلام کیا گیا ہے پہلا مقالہ "

حدیث رسولؐ کی تشریعی حیثیت" کے عنوان سے مولانا حافظ صلاح الدین یوسف جبکہ دوسرا مقالہ "حجیت حدیث" کے عنوان سے مولانا محمد سعد صدیقی کا ہے۔ حافظ صلاح الدین یوسف نے اپنے مقالہ میں سنت رسولؐ کے مستقل حجت شرعی ہونے کے تفصیلی دلائل قرآن و حدیث کی روشنی میں انتہائی محققانہ اور عالمانہ انداز میں بیان کئے ہیں۔ مولانا موصوف نے حدیث کی تشریعی حیثیت واضح کرنے کے لئے مستند حوالے سے حدیثی احکام کی تین صورتیں بیان کی ہیں ایک تو وہ جو من کل الوجوہ قرآن کے موافق ہیں دوسرے وہ جو قرآن کی تفسیر اور بیان کی حیثیت رکھتے ہیں تیسرے وہ جن سے کسی چیز کا وجوب یا اس کی حرمت ثابت ہوتی ہے درآں حالیکہ قرآن میں اس کے وجوب یا حرمت کی صراحت نہیں ہے۔ انکار حدیث کے فتنے کو مقالہ ہذا میں منظم سازش قرار دیا گیا ہے چنانچہ حقیقت کو اجاگر کرنے کے لئے حدیث کے ماخذ شریعت ہونے اور اتباع رسولؐ کی اہمیت پر مدلل بحث کی گئی ہے محمد سعد صدیقی کے "حجیت حدیث" پر تفصیلی مقالہ سے منکرین حدیث کے شبہات کی نوعیت کے علاوہ حجیت حدیث کے دلائل پر مبنی اہم اور بنیادی معلومات حاصل ہوتی ہیں منکرین حدیث کی جانب سے حضورؐ کی حیات طیبہ میں حدیث کے مرتب نہ ہونے کے اعتراض کے جواب میں مقالہ میں کتابت و تدوین حدیث کی تاریخ بیان کرتے ہوئے واضح کیا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حدیث کا ایک مجموعہ نہیں بلکہ گیارہ ہزار مجموعہ ہائے احادیث اس امت کے لئے چھوڑے۔ منکرین کے شبہات کے ازالے کے لئے دورنبویؐ کے احادیث کے مجموعوں مثلاً کتاب الصدقہ اور صحیفہ عمرو بن حزم کا خصوصیت سے تذکرہ کیا گیا ہے حجیت حدیث پر قرآنی آیات سے استدلال پیش کر کے حضورؐ کی اطاعت کے وجوب پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے مقالہ میں ان احادیث کو بھی بیان کیا گیا ہے جو حدیث کی حجیت پر دلالت کرتی ہیں۔ مزید برآں حدیث کے حجت شرعی ہونے کے مضبوط عقلی دلائل بھی دعویٰ کے ثبوت میں پیش کیے گئے ہیں۔ حدیث رسولؐ کی حجیت پر پرمغز معلومات اور مستند حوالہ جات سے مزین مقالات پر مشتمل منہاج کا "مصادر شریعت نمبر" ایک گراں قدر دستاویز ہے۔

متفرق رسائل و جرائد

ماہنامہ "چراغ راہ" کراچی کے اسلامی قانون نمبر میں "اسلامی قانون میں حدیث کا مقام" کے موضوع پر مولانا عبدالغفار حسن کے مقالہ میں منکرین حدیث کے دعوؤں کا علمی رد پیش کیا

گیا ہے ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک کے رجب المرجب ۱۳۸۸ھ کے شمارے میں علامہ محمد اسد کے حدیث رسولؐ کے بارے میں ایک اہم مقالے کا اردو ترجمہ بعنوان "اسلام میں حدیث اور سنت کا مقام" شائع ہوا ہے جس میں قرآن فہمی کے لئے حدیث کی ضرورت اور اہمیت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ فتنہ انکار حدیث کی بنیاد مغرب زدگی ہے ماہنامہ "فاران" کراچی کے ماہ اکتوبر ۱۹۵۸ء کے شمارے میں حدیث رسولؐ کے بارے میں ایک اہم مقالہ شائع ہوا ہے۔ ماہنامہ "محدث" لاہور کے "رسول مقبولؐ نمبر" جو مارچ ۱۹۷۳ء اور مئی ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئے' کے مضامین میں حدیث کی اہمیت اور حجیت پر مواد موجود ہے' ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور نے مئی ۱۸۷۳ء میں "سیرت النبی ﷺ نمبر" شائع کیا جس میں سیرت رسولؐ کے مختلف پہلوؤں پر اہم مضامین کے علاوہ حدیث رسول ﷺ کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ ماہنامہ "شمس الاسلام" سرگودھا کے مختلف شماروں میں منکرین حدیث کے شبہات کے رد میں مضامین چھپے ہیں۔ ۱۹۳۷ء میں ماہنامہ "پیشوا" دہلی نے "رسولؐ نمبر" شائع کیا جس مین اس اہم موضوع پر بھی مواد موجود ہے مزید برآں برصغیر ہندو پاکستان کے جن اہم رسائل و جرائد کے مختلف شماروں میں حدیث کی حجیت کے موضوع پر وقتاً فوقتاً مضامین شائع ہوئے ان میں ماہنامہ "عرفات" لاہور' ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کے مجلّہ "فکر و نظر" ماہنامہ "فرقان" لکھنؤ ماہنامہ "ارشاد' اعظم گڑھ ماہنامہ "رضوان" لاہور ماہنامہ "الخیر" ملتان' ماہنامہ "البلاغ" کراچی' ماہنامہ "بینات" کراچی' ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد' ماہنامہ "رضائے مصطفیٰ" گوجرانوالہ' ماہنامہ "البلاغ" بمبئی ماہنامہ "جامعہ ملیہ دہلی" ماہنامہ "دیوبند" اور ماہنامہ "ندوہ" لکھنؤ' قابل ذکر ہیں۔

حواشی

۱۔ ہفتہ وار "الہلال" کلکتہ (انڈیا)' ۱۳۔ ۲۰ مئی ۱۹۱۴ء' ص ۷
۲۔ ہفتہ وار "الہلال" کلکتہ (انڈیا' ۱۳۔ ۲۰ مئی ۱۹۱۴ء' ص ۸
۳۔ ماہنامہ "معارف" اعظم گڑھ (انڈیا) اگست ۱۹۲۹ء' ص ۸۵
۴۔ ماہنامہ "معارف" اعظم گڑھ (انڈیا) جون ۱۹۳۳ء' ۴۳۰
۵۔ ماہنامہ "برہان" دہلی (انڈیا)' ستمبر ۱۹۵۰ء' ص ۱۵۷
۶۔ پندرہ روزہ "الحسنات" رام پور' یوپی (انڈیا) جنوری و فروری ۱۹۵۴ء' ص ۵
۷۔ ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور' حجیت حدیث نمبر ۱۷ فروری ۱۹۵۶ء' ص ۶
۸۔ ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور' حجیت حدیث نمبر' ۱۷ فروری ۱۹۵۶ء ص ۳۰
۹۔ ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور' کتاب و حکمت نمبر' ۳ فروری ۱۹۶۷ء' ص۲۶
۱۰۔ ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور' کتاب و حکمت نمبر' ۳ فروری ۱۹۶۷ء ص ۱۱
۱۱۔ ماہنامہ "سیارہ ڈائجسٹ" لاہور' رسول نمبر' نومبر ۱۹۷۳ء' ج ۲ ص ۳۸۰
۱۲۔ ماہنامہ "سیارہ ڈائجسٹ" لاہور' رسول نمبر' نومبر ۱۹۷۳ء' ج ۲' ص ۳۶۷